منگل | 30-دسمبر 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
CPL 61

جلد 47-82 نمبر 291 | منگل 29 شعبان-1418ھ 30 فتح 1376ہش 30-دسمبر 1997ء

متقی کو اللہ تعالیٰ ہر مشکل سے رہائی دیتا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

جو اللہ تعالیٰ کے لئے تقویٰ اختیار کرتا ہے تو ہر مشکل سے اللہ تعالیٰ اس کو رہائی دے دیتا ہے۔ لوگوں نے تقویٰ چھوڑنے کے لئے طرح طرح کے بہانے بنا رکھے ہیں بعض کہتے ہیں کہ جھوٹ بولے بغیر ہمارے کاروبار نہیں چل سکتے اور دوسرے لوگوں پر الزام لگاتے ہیں کہ اگر سچ کہا جائے تو وہ لوگ ہم پر اعتبار نہیں کرتے پھر بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ سود لینے کے بغیر ہمارا گزارہ نہیں ہو سکتا۔ ایسے لوگ کیونکر متقی کہلا سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ تو وعدہ کرتا ہے کہ میں متقی کو ہر ایک مشکل سے نکالوں گا۔ اور ایسے طور سے رزق دوں گا جو گمان اور وہم میں بھی نہ آسکے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 42)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیمبیا یا کسی دوسرے ملک میں جماعت احمدیہ کو ہرگز غیر مسلم قرار نہیں دیا گیا

آئین کی ترامیم پر تنقید کرنا غداری نہیں یہ حالات کا تجزیہ ہے

لاہور میں جماعت احمدیہ کے ترجمان راجہ غالب احمد کا پریس کانفرنس سے خطاب

لاہور: 27 دسمبر 1997ء جماعت احمدیہ کے ترجمان مکرم راجہ غالب احمد صاحب نے یہاں پر ایک مقامی ہوٹل میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ان خبروں کی پر زور تردید کی جو گیمبیا کے بارے میں بعض اخبارات میں شائع ہوئی ہیں اور کہا کہ یہ بالکل غلط ہے کہ گیمبیا نے یا کسی اور ملک نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا ہے یا ان کے سکول وغیرہ بند کئے ہیں۔ انہوں نے اس خبر کی بھی تردید کی کہ کسی احمدی تاجر نے حالیہ آئینی اور عدالتی بحران کے دنوں میں 32 کروڑ ڈالر کا چیک بھجوا کر رقوم تقسیم کی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے آئین یا وطن کے خلاف کسی غداری کا ارتکاب نہیں کیا آپ نے آئین کی بعض ترامیم کا تجزیہ کیا تھا اسی طرح جس طرح ملک کے اور لوگ بعض آئینی ترامیم پر تنقید کرتے رہے ہیں۔ مکرم راجہ صاحب نے ان خبروں کی بھی پر زور تردید کی کہ قادیان میں کسی قسم کا کوئی ٹریننگ کیمپ ہے جہاں پر دہشت گردوں کو تربیت دی جاتی ہے انہوں نے کہا کہ حکومت نے سینکڑوں دہشت گردوں کو پکڑا ہے۔ ان میں ایک بھی احمدی نہیں تھا۔

مکرم راجہ صاحب نے پریس کانفرنس کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ ہماری جماعت بہت قانون پسند اور عاجزی کی راہوں پر چلنے والی جماعت ہے۔ ہم عموماً پریس کی خبروں کی تردید بھی جاری نہیں کرتے۔ سال دو سال میں ایک دفعہ پریس کانفرنس کر کے وضاحت کر دیتے ہیں اصل میں اس کی وجہ یہ ہے کہ پریس میں ہمارے 90 فیصد بیانات تو چھپتے ہی نہیں۔ یا کبھی کسی کونے کھدرے میں چند جملے شائع ہوتے ہیں۔ تاہم انگریزی اخبارات اس سلسلے میں بہتر رویے کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ میں جماعت احمدیہ کے ترجمان کی طرف سے یہ پریس کانفرنس اس لئے کر رہا ہوں کہ چند ہفتوں سے جماعت کے خلاف بہت کچھ شائع کیا جا رہا ہے۔ پچھلے دنوں جو بحران پیدا ہوا اس میں الزام لگایا گیا کہ کسی احمدی تاجر نے 32 کروڑ ڈالر کا چیک بھیجا ہے تاکہ اس بحران کے شرکاء میں تقسیم کیا جائے۔ اور ایک بڑے اردو اخبار نے بہت بڑی سرخی کے ساتھ سپریم کورٹ کے ایک ریٹائرڈ جج کے حوالے سے یہ خبر دی ہے۔ راجہ صاحب نے کہا کہ آج کے دور میں یہ معلوم کرنا کوئی مشکل نہیں ہے۔ کہ چیک کس بینک سے آیا اور پھر اس میں سے صدر، وزیر اعظم، چیف جسٹس یا اردو انگریزی میڈیا کے سرغنوں کو کتنی رقم تقسیم کی گئی۔ یہ

باقی صفحہ 7 پر

سانحہ ارتحال

○ محترم سید عبدالحی شاہ صاحب ناظر اشاعت تحریر فرماتے ہیں۔

مورخہ 16-دسمبر 1997ء صبح سات بجے میری خوشدامن محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محبوب الٰہی صاحب (وفات یافتہ) ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں مورخہ 17-دسمبر کو بعد ظہر بیت مبارک میں صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد آپ نے ہی دعا کروائی۔

موصوفہ مکرم خواجہ عبدالعزیز ڈار صاحب آف آسنور کشمیر کی بڑی صاحبزادی تھیں۔ آپ کے پسماندگان میں ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں ہیں جو سب شادی شدہ ہیں۔ احباب موصوفہ کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کریں۔

نکاح

○ مورخہ 28-دسمبر 1997ء بروز اتوار ظہر کے بعد بیت المبارک ربوہ میں حضرت مرزا عبدالحق صاحب امیر صوبہ پنجاب نے محترم مولانا محمد اعظم صاحب اکسیر صاحب قائد اصلاح و ارشاد انصار اللہ کی صاحبزادی ڈاکٹر امتہ الحی زاہدہ اور حلقہ گلشن راوی لاہور کے صدر محترم چوہدری نصیر احمد صاحب کے صاحبزادہ ڈاکٹر نعیم احمد صاحب کے مابین ایک لاکھ روپے حق مہر پر نکاح کا اعلان فرمایا۔ ڈاکٹر نعیم احمد صاحب بیت الفضل لندن کے سابق امام حضرت چوہدری رحمت خان صاحب کے پوتے ہیں اور آج کل کیلگری (کینیڈا) میں مقیم ہیں۔ نکاح کے موقع پر ان کی وکالت ان کے والد محترم چوہدری نصیر احمد صاحب نے کی۔

حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے تقویٰ، اس کے تقاضے اور اثرات پر ایک مختصر خطاب اور ایجاب و قبول کے بعد اجتماعی دعا کرائی جس میں امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب، صدر مجلس انصار اللہ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب اور دیگر بہت سے ناظران صدر انجمن احمدیہ، وکلاء تحریک جدید اور بزرگوں نے شرکت فرمائی۔ خداوند کریم اپنے فضل سے اس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور جماعت کیلئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

سچا ایمان انسان کو عملِ صالح پر مجبور کر دیتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

بظاہر یہ معمولی بات معلوم ہو گی کہ ایمان لانا۔ اور عمل صالح کرنا کون سی ایسی بات ہے جو معلوم نہیں اور بہتوں کو خیال پیدا ہوا ہو گا۔ کہ یہ تو ایسی بات ہے۔ جس پر ہم پہلے سے عمل کرتے ہیں، لیکن میں اس میں سے آپ کو ایک ایسی بات سنانا چاہتا ہوں۔ جو آپ نے پہلے نہیں سنی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ لوگوں نے پڑھا ہوا ہے کہ (-) خدا تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ ایمان لاؤ اور عمل صالح کرو۔ مگر میں اس کے علاوہ ایک اور بات بتانا چاہتا ہوں۔ کیونکہ اس (-) کے صرف وہی معنی نہیں۔ جو عام لوگ سمجھتے ہیں۔ بلکہ ایک اور بھی ہیں۔ اور اس طرح کہ جب صرف (جو ایمان لائے) ہو تو اس کے اور معنی ہیں جب (عمل صالحہ کرو) ہو تو اور، لیکن جب ان دونوں کو ملا کر پڑھا جائے۔ تو اور معنی ہوتے ہیں اور تمام وہ چیزیں جو خدا نے پیدا کی ہیں۔ ان میں یہی بات پائی جاتی ہے کہ جب خاص و مفرد ہوتی ہیں۔ تو ان کا رنگ اور ہوتا ہے اور جب دو چیزیں ملتی ہیں۔ تو تیسرا نتیجہ پیدا ہوتا ہے اسی طرح (-) میں ہے۔

میرے نزدیک اور ہر ایک شخص کے نزدیک جو عقل سے کام لے گا۔ یہ یقینی بات ہے کہ ایمان

باقی صفحہ 7 پر

یقین جانو کہ کوئی شخص گناہ سے پاک نہیں ہو سکتا جب تک خدا تعالیٰ کی معرفت نہ ہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

30 فتح 1376 ھش — 30 دسمبر 1997ء

ترقی کی راہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھی چیز تو جہاں سے بھی ملے لے لینی چاہئے آخر اچھی چیز انسان کی بہتری کے لئے ہوتی ہے۔ اور انسان اپنی بہتری سے زیادہ اور کس بات کو ترجیح دے سکتا ہے۔ اور پھر یہ بات بھی ہے کہ بنی نوع انسان کی خوبیاں اور خامیاں سانجھی ہیں۔ اگر کہیں سے کوئی خوبی ملتی ہے تو ضرور لے لینی چاہئے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ کوئی قوم کسی دسری قوم کی ہر بات میں اس طرح پیروی کرے کہ گویا اس کے اپنے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے اور وہ سب کچھ کسی دوسری قوم ہی سے لے سکتی ہے۔ یہ بات تو کسی طور پر بھی مناسب نہیں۔ لوگ عام طور پر یہ کہتے سنے جاتے ہیں کہ ترقی کرنی ہے تو یورپ کی اتباع کی جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یورپ سے اگر کوئی اچھی چیز ملے تو ضرور لے لی جائے لیکن یہ کہنا کہ یورپ کی اتباع کی جائے اور اس سے مراد یہ لینا کہ ان کی ہر بات کو اپنایا جائے یہ کسی طرح بھی درست نہیں۔ ہمارے آباؤ و اجداد نے بھی دنیا میں ترقیاں کی ہیں اور ایسی ترقیاں کی ہیں کہ تاریخ ان کی مثال نہیں لا سکتی۔ پھر ہم ان کے نقش قدم پر کیوں نہ چلیں۔ ان کی طرف کیوں نہ دیکھیں کہ انہوں نے کس طرح ترقی کی تھی اور کس طرح وہ دنیا کی تمام قوموں سے آگے نکل گئے تھے۔ اگر یہ بات ثابت نہ ہو کہ انہوں نے ترقی کی اور وہ دوسروں سے آگے نکل گئے تو پھر یہ کہنا حق بجانب ہو گا کہ آیئے ہم بھی یورپ کی اتباع کریں۔ لیکن ہر وہ شخص جو تاریخ کا مطالعہ کرے گا اور غور کرے گا اس بات پر کہ کیا کچھ ہوا اور کیونکر ہوا وہ اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ ہمارے اسلاف نے حقیقی معنوں میں ترقی کی اور ان کی ترقی کا باعث ان کے دینی اصول اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی تھا۔ یہ دو باتیں ایسی ہیں جو آج بھی انسان کو انتہائی ترقی کی منزل تک لے جا سکتی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی تاریخ کو دیکھیں، پرکھیں اور اس کی پیروی کریں۔ خدا تعالیٰ کے احکام کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی زندگی کو گذاریں اور اس طرح زندگی گذارتے ہوئے ساری دنیا کو فائدہ پہنچائیں۔

پس وہ لوگ جو ہمیں یورپ کی اتباع کی طرف توجہ دلاتے ہیں ان کی اتنی بات تو مانی جا سکتی ہے کہ وہاں سے جو اچھی چیز ملے لے لی جائے۔ لیکن یہ کہ ان کی ہر چیز اچھی ہے اور ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے یہ بات قطعاً غلط ہے۔ ہم یورپ کو اپنا قبلہ بنا کر زندگی گذارنا نہیں چاہتے۔ ہمارے پاس بہت کچھ ہے۔ ہماری تاریخ ترقی کی منازل کے حصول کے طریقوں سے بھری پڑی ہے۔

آیئے ہم اپنی تاریخ کا مطالعہ کریں اور یہ دیکھیں کہ ہمارے اسلاف نے کس طرح ترقی کی تھی۔ جس طرح انہوں نے ترقی کی تھی اسی طرح آج ہم بھی ترقی کر سکتے ہیں۔ اور پھر ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمیں صحیح راستے پر رکھے اور ہمیں ہر مقبول ترقی عطا فرمائے۔

دولہا جو ہار پہنے ولیمہ پہ آ گیا
ہر شخص نے خلوص و محبت سے دی دعا
یوں تو بہت سے لوگ تھے سوٹ اور بوٹ میں
پھولوں کا ہار دولہے کی پہچان بن گیا
ہر آنکھ ذوق و شوق سے اس پر ٹکی رہی
ہر ایک دل سے چشمۂ الفت ابل پڑا

ابو الاقبال

صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی قرارداد تعزیت
بروفات حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا یہ خصوصی اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد امیر مقامی ربوہ۔ صدر و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی وفات پر صمیم قلب سے تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی وفات جماعت احمدیہ عالمگیر خاص طور پر جماعت احمدیہ پاکستان کے لئے ایک عظیم صدمہ ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے خاندان حضرت بانی سلسلہ کا ایک درخشندہ فرد ہونے کا شرف بخشا تھا۔ آپ حضرت بانی سلسلہ کے پوتے، حضرت مرزا شریف احمد کے فرزند اکبر اور حضرت نواب محمد علی خان کے نواسے تھے اور حضرت بانی سلسلہ کو ملنے والی خبروں سے حصہ پاتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو طویل عمر دی اور پھر جوانی سے وفات تک سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بھرپور خدمات سرانجام دینے کی سعادت بھی عطا فرمائی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے جماعت کی ذیلی تنظیموں۔ مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس انصار اللہ میں مختلف عہدوں پر گرانقدر خدمات سرانجام دیں اور پھر 1962ء سے لے کر 10۔ دسمبر 1997ء روز وفات تک حضرت بانی سلسلہ کے جانشینوں کی راہنمائی میں پورے پینتیس سال صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے مختلف شعبوں میں اپنی زندگی کے شب و روز اپنی جملہ صلاحیتوں کے ساتھ وقف رکھے۔ آپ کی ذات اس لحاظ سے منفرد ہے کہ آپ کو بارہا حضرت امام جماعت کی مرکز سے غیر موجودگی میں امیر مقامی بننے کا شرف حاصل ہوا اور اپنی زندگی کے آخری تیرہ سال حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے لندن تشریف لے جانے کے بعد مسلسل امیر مقامی کے منصب پر فائز رہے اور حضرت امام جماعت کی غیر موجودگی میں نیابت کا یہ نازک عہدہ کمال خوبی سے نبھایا۔

امامت احمدیہ کے ساتھ آپ کی وابستگی۔ وفا اور اطاعت بے مثال تھی۔ نہ صرف خود بلکہ اپنے رفقاء کار کو بھی ہمیشہ اس امر کی طرف توجہ دلاتے رہتے تھے۔ امامت کی اطاعت کا جو مثالی نمونہ آپ کے کردار میں ہم نے دیکھا ہے وہ ہم سب کے لئے قابل تقلید ہے۔

آپ عالی ظرف۔ جرات مند اور قائدانہ صلاحیتوں کے مالک تھے۔ نہایت نامساعد اور مشکل حالات میں بھی نہایت ہمت اور دلیری کے ساتھ فیصلے فرماتے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل اور رضاء الٰہی پر راضی رہنا آپ کی سیرت کی نمایاں خصوصیات تھیں۔

اپنے ساتھ کام کرنے والوں کا بہت احترام فرماتے۔ اپنے ماتحتوں کے ساتھ غیر معمولی شفقت فرماتے اور ان کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے نہایت پیار اور حکمت کے ساتھ انہیں ان کی ذمہ داریاں ادا کرنے میں مستعد رکھتے تھے۔ محتاجوں اور ضرورت مندوں کے ساتھ فیاضانہ سلوک فرماتے۔

ہم جملہ ممبران صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ حضرت امام جماعت الرابع۔ حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ۔ صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب، اور دختران کرام صاحبزادی امتہ الرؤف صاحبہ اور صاحبزادی امتہ القدوس صاحبہ اور جملہ افراد خاندان حضرت بانی سلسلہ سے دلی تعزیت کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں آپ کے نیک نمونہ اور آپ کی قائم کردہ درخشاں روایات کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ظہور احمد باجوہ
صدر۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ

OOO

انسان کی پیدائش کی غرض ہی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرے اور دوسروں کو تعلق پیدا کروائے۔ اسی کا نام دین ہے۔ یہی (دین حق) ہے اس کو مذہب کہا جاتا ہے۔ اس سے باہر نہ کوئی مذہب ہے نہ سلسلہ۔ نہ دین ہے پس ہماری اور نہ صرف ہماری بلکہ ہمارے باپ دادوں کی پیدائش سے پہلے یہ کام ہمارے ذمہ رکھا گیا ہے اور یہ ایسا کام ہے کہ اس کو بدلنے کے ہم مجاز نہیں ہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

بیوت الحمد منصوبہ

O خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ تحریک بیوت الحمد کے تحت مستحق خاندانوں کو رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔

اب تک سینکڑوں مستحق گھرانے اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل رہائشی سہولت حاصل کر چکے ہیں۔ اور ابھی بہت سے مستحق خاندان اس امداد کے انتظار میں ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے مستحق بھائیوں کو گھر مہیا کرنے کی خاطر اس تحریک میں اپنی مالی وسعت اور استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کریں۔

امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں اس تحریک میں شمولیت کیلئے احباب کرام سے موثر رابطے کی درخواست ہے۔ نیز مخیّر احباب کے پتہ جات ارسال کرنے کی درخواست ہے تا براہ راست رابطہ بھی کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ سعی مشکور کی توفیق سے نوازتا رہے۔ آمین۔

(سیکرٹری بیوت الحمد منصوبہ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

تلقینِ عمل

ایک مشہور تاریخی واقعہ مجھے یاد آگیا۔ حضرت جنیدؒ بغدادی کے ایک شاگرد تھے جو عالم اسلامی میں خود بھی بہت بڑی شہرت کے مالک ہیں۔ وہ ایک بڑے خاندان کے فرد اور حکومت وقت کی طرف سے ایک صوبہ کے گورنر مقرر تھے۔ مگر سخت ظالم اور سفاک انسان تھے۔ اتنے ظالم کہ سارا علاقہ ان کے ظلموں سے چلا اٹھا۔ ایک دفعہ وہ بادشاہ کے دربار میں حاضر تھے ایک جرنیل بادشاہ کے سامنے پیش ہوا۔ ان دنوں ایران کی مہم درپیش تھی اور بغدادی لشکر کو فتح حاصل ہوئی تھی۔ بادشاہ نے اس جرنیل کو عزت افزائی کے لئے بلوایا۔ تاکہ ایک ایسا ملک جو سالہا سال تک حکومت کے لئے کانٹا بنا رہا تھا۔ اس کے فتح کرنے پر اسے خلعت دے اور انعام سے سرفراز کرے۔ جب جرنیل بادشاہ کے سامنے پیش ہوا۔ تو بدقسمتی سے وہ رومال لانا بھول گیا۔ اس روز اسے نزلہ کی شکایت تھی عین اس وقت جب بادشاہ نے اسے خلعت پیش کیا اور وہ خلعت پہن کر بادشاہ کے سلام کے لئے آگے بڑھا اسے چھینک آئی اور ناک میں سے فضلہ بہہ پڑا۔ اس نے جیب ٹٹولی تو پتہ لگا کہ رومال نہیں۔ اس پر اس نے آنکھ بچا کر اس خلعت کے دامن سے ہی اپنا ناک پونچھ لیا۔ بدقسمتی سے بادشاہ کی نظر اس پر جا پڑی۔ جونہی اس نے دیکھا کہ جرنیل نے اس کی عطا کردہ خلعت سے ناک پونچھا ہے' وہ آگ بگولہ ہو گیا۔ اس نے نہایت غصہ سے کہا کہ اس جرنیل نے ہماری خلعت کی ہتک کی ہے خلعت اتار لو اور اسے ذلیل کر کے ہمارے دربار سے نکال دو۔ اس وقت وہ بھی دربار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جونہی انہوں نے یہ بات سنی ان کی چیخیں نکل گئیں۔ بادشاہ نے کہا۔ تم کیوں روتے ہو۔ شبلی نے کھڑے ہو کر کہا حضور! میرا استعفیٰ منظور فرمالیجئے۔ میں اب ملازمت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ بادشاہ نے انہیں بہت سمجھایا مگر انہوں نے کہا میں اب یہاں رہنا نہیں چاہتا۔ بادشاہ نے کہا۔ آخر وجہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا۔ وجہ یہ ہے کہ یہ جرنیل جو آج آپ کے سامنے پیش ہوا اس نے آپ کی بادشاہت کے استحکام کے لئے کس قدر کوششیں کی تھیں۔ یہ شخص سال بھر لڑائیاں لڑتا رہا۔ ہر صبح جب اس کی بیوی اٹھتی تو وہ سمجھتی تھی کہ شاید آج میں بیوہ ہو جاؤں گی۔ اور ہر شام جب وہ سوتی تو دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ سوتی اور خیال کرتی کہ جب میں صبح اٹھوں گی تو شاید میری بیوگی کی خبر آجائے گی۔ اس کے بچے بھی ہر صبح یہ خیال کرتے تھے کہ شاید آج ہم یتیم ہو جائیں گے۔ اور ہر شام اس خیال سے سوتے تھے کہ شاید صبح جب طلوع ہوئی تو ہمیں اطلاع ملے گی کہ آج سے تم یتیم ہو گئے ہو۔ اتنی بڑی قربانیوں کے بعد جب یہ شخص واپس آیا تو آپ نے اسے عزت افزائی کے طور پر کچھ کپڑے دیئے مگر ایک ایسی مرض کی وجہ سے جو اس کے اپنے اختیار میں نہ تھی اسے چھینک آئی' فضلہ بہہ پڑا۔ اور چونکہ رومال لانا اسے یاد نہ رہا تھا اس نے خلعت سے ہی ناک پونچھ لیا۔ اس پر آپ کو غصہ آیا اور آپ نے اس کی اس حرکت کو اس قدر ناپسند کیا کہ اس کا خلعت اتروا لیا۔ محض اس لئے کہ اس نے خلعت کا ناجائز استعمال کیوں کیا ہے۔ یہ کہہ کر ان کی پھر چیخیں نکل گئیں اور انہوں نے روتے ہوئے کہا۔ اے بادشاہ! مجھے بھی خدا نے ایک خلعت بخشا ہے۔ مجھے بھی اس نے انسانیت دی۔ مجھے بھی اس نے عقل دی۔ مجھے بھی اس نے ناک' کان' آنکھیں' منہ' زبان اور دوسرے اعضاء دیئے۔ اس جرنیل کو تو یہ خلعت اتنی بڑی خدمت کے بعد ملا تھا' مگر مجھے اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی خدمت اور بغیر کسی قربانی کے یہ خلعت دیا۔ پھر اس نے تو صرف ناک پونچھا تھا۔ میں نے تو اس خلعت کو اتنا خراب کیا ہے کہ اب وہ پہچانا تک نہیں جاتا اس لئے میں حیران ہوں کہ جب میں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گا۔ تو میرے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ میں اب حقیقت کو سمجھ چکا ہوں۔ میں ملازمت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ میرا استعفیٰ منظور فرما لیا جائے۔ اس کے بعد مختلف بزرگوں کے پاس گئے اور کہا کہ میں توبہ کرنا چاہتا ہوں۔ مگر وہ اپنے مظالم میں اتنے مشہور تھے کہ ہر شخص جس کے پاس وہ جاتے' وہ انہیں کہتا کہ تمہارے جیسے آدمی کی توبہ کہاں قبول ہو سکتی ہے۔ آخر وہ حضرت جنیدؒ بغدادی کے پاس گئے جو صوفیاء کے آباء سمجھے جاتے ہیں۔ اور ان سے کہا کہ میں آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ میں توبہ کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا۔ ہاں توبہ کا راستہ ہر ایک کے لئے کھلا ہے۔ مگر ایک شرط تمہیں ماننی پڑے گی۔ تاکہ پتہ لگے کہ تم سچے دل سے توبہ کر رہے ہو یا صرف ظاہری طور پر۔ انہوں نے کہا آپ شرط بیان کریں مجھے اس کے تسلیم کرنے میں کوئی عذر نہیں ہو گا۔ انہوں نے کہا۔ شرط یہ ہے کہ تم جس جگہ گورنر رہے ہو وہاں جاؤ اور ایک ایک دروازہ پر دستک دے کر کہو میں اپنے مظالم کی تم سے معافی مانگتا ہوں تاکہ پتہ لگے کہ اب تم تائبانہ زندگی بسر کرنا چاہتے ہو۔ شبلی نے کہا۔ بے شک مجھے منظور ہے چنانچہ وہ گئے اور جس جگہ وہ گورنر رہے تھے اس جگہ کے ادنیٰ سے لے کر اعلیٰ تک تمام لوگوں سے یہاں تک کہ غلاموں اور چوہڑوں اور چماروں تک سے بھی انہوں نے معافی مانگی۔ ہر ایک کے دروازہ پر دستک دیتے اور کہتے میں تم سے عاجزانہ معافی مانگتا ہوں۔ میں نے بڑے بڑے ظلم کئے ہیں۔ مگر اب میرے پاس کوئی ذریعہ نہیں جس سے میں ان مظالم کا ازالہ کر سکوں۔ میں عاجزی اور لجاجت سے معافی مانگتا ہوں اور اپنے قصوروں پر سخت نادم اور شرمندہ ہوں۔

جب وہ ایک ایک شخص سے معافی مانگ کر واپس آگئے تب حضرت جنیدؒ بغدادی نے ان کی بیعت قبول کی اور پھر انہوں نے اتنی ترقی کی کہ خود بھی ایک بہت بڑے پایہ کے بزرگ بن گئے۔

تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو خلعت ہمیں عطا کیا گیا ہے ہمیں اس کے متعلق ہمیشہ یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ جب ہم خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہوئے تو ہمیں اس کے متعلق جواب دینا پڑے گا۔ آخر دو باتوں میں سے ایک بات ضرور ہے۔ یا تو (دین حق) سچا ہے یا جھوٹا۔ اگر (دین حق) سچا مذہب ہے اور اگر مرنے کے بعد ایک زندگی ہمیں ضرور حاصل ہو گی۔ اور اگر یہ سچ ہے کہ (ایمان والوں) کو (باغات) عطا کئے جائیں گے۔ تو پچاس ساٹھ سالہ دنیوی زندگی کے لئے جو شخص کوشش کرتا ہے' کیا وجہ ہے کہ اگر اسے مرنے کے بعد کی زندگی پر بھی ایسا ہی یقین ہے تو اس کے لئے دنیوی زندگی سے ہزاروں گنے زیادہ کوشش نہیں کرتا۔ اگلی زندگی کو اچھا بنانے کے لئے اگر یہاں کسی کو تکلیف بھی برداشت کرنی پڑے تو اگلی زندگی کے مقابلہ میں اس دنیا کی زندگی کی حقیقت ہی کیا ہے۔ وہ ایک نہ ختم ہونے والی زندگی ہے۔ اور یہ زندگی زیادہ سے زیادہ پچاس ساٹھ یا ستر اسی سال تک چلی جاتی ہے۔ یہ زندگی تو اس کے مقابلہ میں اتنی بھی حقیقت نہیں رکھتی جتنی پچاس ساٹھ سالہ زندگی کے مقابلہ میں ایک منٹ کی حیثیت ہوتی ہے۔ کیا دنیا میں کوئی بھی انسان ایک منٹ کی تکلیف پر گھبراتا ہے۔ بالخصوص ایسی حالت میں جب اسے یقین ہو کہ ایک منٹ کے بعد مجھے ساری عمر اور کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔ پھر وہ انسان کیسا انسان ہے جو اس دنیا کی تکالیف کو اہمیت دیتا اور اگلے جہان کی زندگی کو نظر انداز کر دیتا ہے۔

OOO

خدا تعالیٰ نے خلق احصان یعنی عفت کے حاصل کرنے کے لئے صرف اعلیٰ تعلیم ہی نہیں فرمائی بلکہ انسان کو پاک دامن رہنے کے لئے پانچ علاج بھی بتلا دیئے ہیں۔ یعنی یہ کہ اپنی آنکھوں کو نامحرم پر نظر ڈالنے سے بچانا۔ کانوں کو نامحرموں کی آواز سننے سے بچانا۔ نامحرموں کے قصے نہ سننا اور ایسی تمام تقریبوں سے جن میں اس بدفعل کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو اپنے تئیں بچانا۔ اگر نکاح نہ ہو تو روزہ رکھنا وغیرہ۔ اس جگہ ہم بڑے دعویٰ کے ساتھ کہتے ہیں کہ یہ اعلیٰ تعلیم ان سب تدبیروں کے ساتھ جو کلام الٰہی نے بیان فرمائی ہے صرف دین حق ہی سے خاص ہے۔ اور اس جگہ ایک نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے اور وہ یہ ہے کہ چونکہ انسان کی وہ طبعی حالت جو شہوات کا منبع ہے جس سے انسان بغیر کسی کامل تغیر کے الگ نہیں ہو سکتا یہی ہے کہ اس کے جذبات شہوت محل اور موقعہ پا کر جوش مارنے سے رہ نہیں سکتے۔ یا یوں کہو کہ سخت خطرہ میں پڑ جاتے ہیں اس لئے خدائے تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی کہ ہم نامحرم عورتوں کو بلاتکلف دیکھ تو لیا کریں اور ان کی تمام زینتوں پر نظر ڈال لیں اور ان کے تمام انداز ناچنا وغیرہ مشاہدہ کر لیں لیکن پاک نظر سے دیکھیں۔ اور نہ یہ تعلیم ہمیں دی ہے کہ ان بیگانہ جوان عورتوں کا گانا بجانا سن لیں اور ان کے حسن کے قصے بھی سنا کریں لیکن پاک خیال سے سنیں بلکہ ہمیں تاکید ہے کہ ہم نامحرم عورتوں کو اور ان کی زینت کی جگہ کو ہرگز نہ دیکھیں نہ پاک نظر سے اور نہ ناپاک نظر سے۔ اور ان کی خوش الحانی کی آوازیں اور ان کے حسن کے قصے نہ سنیں۔ نہ پاک خیال سے اور نہ ناپاک خیال سے۔ بلکہ ہمیں چاہئے کہ ان کے سننے اور دیکھنے سے نفرت رکھیں۔ جیسا کہ مردار سے تا ٹھوکر نہ کھاویں کیونکہ ضرور ہے کہ بے قیدی کی نظروں سے کسی وقت ٹھوکریں پیش آویں۔ سو چونکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہماری آنکھیں اور دل اور ہمارے خطرات سب پاک رہیں اس لئے اس نے یہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم فرمائی۔ اس میں کیا شک ہے کہ بے قیدی ٹھوکر کا موجب ہو جاتی ہے۔ اگر ہم ایک بھوکے کتے کے آگے نرم نرم روٹیاں رکھ دیں اور پھر ہم امید رکھیں کہ اس کتے کے دل میں خیال تک ان روٹیوں کا نہ آوے تو ہم اپنے اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ سو خدائے تعالیٰ نے چاہا کہ نفسانی قویٰ کو پوشیدہ کارروائیوں کا موقعہ بھی نہ ملے اور ایسی کوئی بھی تقریب پیش نہ آئے جس سے بدخطرات جنبش کر سکیں۔

OOO

علمی مسائل

یہاں مقصود عظیم کی طرف توجہ دلائی تھی جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے۔ لیکن چونکہ مقصد تک پہنچنے میں بعض جگہ انسان کے راستہ میں روکیں حائل ہو جاتی ہیں۔ اس لئے فرمایا کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے یگانگت پیدا کرنا چاہتے ہو اور تمہارے رستے میں ایسی رکاوٹیں ہیں کہ جن کی وجہ سے خدا تک پہنچنا تمہارے لئے ناممکن ہو گیا ہے تو ان کو دور کرنے کا یہ طریق ہے کہ پہلے تم اپنے رب سے غفران مانگو۔ یعنی گناہوں کی وجہ سے جو تمہارے دلوں پر زنگ لگ گئے ہیں اور وہ تمہیں خدا تک نہیں پہنچنے دیتے ان کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی اعانت طلب کرو۔ اور اس سے دعائیں کرو کہ وہ تمہارے زنگوں کو دور کر دے۔ دوسرے معنی استغفار کے دبا دینے کے ہیں۔ ان معنوں کی رو سے اس کے یہ معنے ہوں گے کہ ان جذبات کے دبانے کی دعا مانگو جو خدا تک پہنچنے میں روک بن جاتے ہیں۔ پھر اس کے بعد فرمایا (-) جب وہ جذبات دب جائیں تو اس کے بعد خدا کی محبت پیدا کرنے کے لئے اس کی طرف توجہ کرو۔ اس طرح خدا تک پہنچنا تمہارے لئے آسان ہو جائے گا۔ اس مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والے جذبات جب مٹ جائیں تب اس کی طرف انسان جا سکتا ہے۔ بغیر ایسے جذبات کے دبانے اور پرانے اثر کے مٹانے کے خدا کی کامل محبت نہیں پیدا ہو سکتی۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ توبہ کا مقام استغفار کے بعد کا مقام ہے۔

وہ نادان جو یہ خیال کرتے ہیں کہ دین حق میں توبہ گناہوں کی زیادتی کا موجب ہے وہ دراصل اس کی حقیقت سے ناواقف ہیں کیونکہ جو شخص

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

بدھ کو قبلہ حضرت مولانا جلیل صاحب انگلستان سے تشریف لائے تھوڑی ہی دیر کے بعد عزیزم ڈاکٹر مبشر احمد سلیم نے ان کے بخیریت پہنچنے کی خیر خبر پوچھنے کے لئے برمنگھم سے فون کیا تو ساتھ ہی حضرت میاں منصور احمد صاحب کی سناؤنی سنائی۔ ان کے بارہ میں اتنا تو پتہ تھا کہ دل کے مریض ہیں اور کئی بار طبیعت خراب ہو چکی ہے مگر اس اچانک سناؤنی کے لئے ذہن تیار نہیں تھا۔ مگر جانا تو ہر ایک کو ہے۔ میاں صاحب ہمارے ابا کے گہرے دوستوں میں سے شاید آخری دوست تھے۔ ان کی وفات کی خبر بھی ہم نے غریب الوطنی کے عالم میں سنی تھی ان کی خبر بھی وطن سے دور ہی سنی۔ دونوں دوستوں کی ایک مماثلت تو ہمارے تعلق میں قائم رہی اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے۔ آمین

ہم نے دو بار میاں صاحب کو بے طرح یاد کیا ایک بار جب خاموش کارکنوں پر مضمون لکھا تو میاں صاحب یاد آئے مگر ان کا ذکر نہ کیا کہ کسی وقت علیحدہ مضمون میں کریں گے یہ کیا معلوم تھا کہ وہ مضمون تعزیتی مضمون ہو گا۔ دوسری بار جب خاموش علماء کا ذکر کیا تو میاں صاحب کا ذکر کرتے کرتے رہ گئے کہ میاں صاحب نے تو بھول کر بھی کبھی سٹیج پر تقریر نہ کی تھی۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب بھی خاموش عالم تھے مگر ذکر حضرت بانی سلسلہ کے سلسلہ میں ایک دو تقریریں ہم نے ان کی سن رکھی تھیں۔ میاں صاحب کا تو یہ عالم تھا کہ امیر مقامی ہونے کے ناطے سے کسی تقریب میں مہمان خصوصی کی کرسی پر بیٹھنا ہی پڑتا یا صدارت کرنا ہی پڑ جاتی تو سوائے ہاتھ اٹھا کر دعا کروانے کے اور کوئی کام نہ کرتے۔ دعا بھی خاموش' یہاں یورپ امریکہ میں تو ہاتھ اٹھا کر اس طرح دعا کرنے کو محاورہ میں بھی خاموش دعا کہتے ہیں۔ یہ دعا میاں صاحب کو بہت راس آتی تھی۔ اب تو ویسے ہی خاموش ہو گئے مگر ان کے کام بولتے رہیں گے۔

تین چار برس پہلے لندن کے جلسہ پر تو نہیں جلسہ کے کچھ دنوں بعد کینیڈا جاتے ہوئے لندن میں رکنا ہوا۔ جس روز جانا تھا اس روز روانگی سے کوئی آدھ گھنٹہ پہلے عزیزی رفیق روزی کو دیکھا کہ ایک سینی میں ڈھکا ہوا کھانا لئے جا رہا ہے۔ ہم نے پوچھا کس کی خدمت پر مستعد ہو؟ کہنے لگا میاں منصور احمد صاحب کے لئے کھانا لے کر جا رہا ہوں۔ تب معلوم ہوا کہ میاں صاحب بھی تشریف لائے ہوئے ہیں اگر پہلے معلوم ہوتا تو ملاقات یا زیارت کی کوشش کرتے اس وقت تو مناسب نہیں تھا اور وقت ہمارے پاس تھا نہیں۔ کتنی محرومی رہی اور اس محرومی کی شدت کا احساس اب ہو رہا ہے۔ مل لیتے تو کم از کم اتنا قلق نہ رہتا۔

حضرت مرزا منصور احمد اپنے والد ماجد کے خلف رشید تھے یعنی اسی طرح خاموش' کام سے کام رکھنے والے' دوستوں کے دوست' سادہ دل 'روشن جبیں' پان کھاتے تھے اس لئے لبوں پر ہلکی ہلکی سرخی کی تحریر موجود رہتی۔ ہولے ہولے چھالیہ چباتے رہتے مگر عجیب بات ہے ہم نے انہیں ایک بار بھی پیک تھوکتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ایسا اہتمام رکھتے ہوں گے کہ جگہ جگہ پیک تھوکنا نہ پڑے۔ یہ تو ہم نے دیکھا کہ پان کا اہتمام کرتے ہیں۔ سارے گھرانے میں حضرت اماں جان کے ساتھ یہ پان خوری تو دہلی سے چلی قادیان اور قادیان سے پھر ربوہ تک پہنچی اور میاں صاحب تو پھر ان کے پوتے تھے اور نوابوں کے نواسے تھے۔ پان کا اہتمام تو ورثہ میں ملا ہو گا۔ ان کی اولاد میں سے بیٹے تو سوائے میاں ادریس کے دونوں ہی ہمارے شاگرد ہیں وہ تو پان نہیں کھاتے مگر ہیں اپنے باپ کا نمونہ۔ خاموشی سے کام کرنے والے۔ مغفور کو کبھی کبھی ہنستے بولتے اور خندہ کرتے دیکھا ہے مسرور تو ویسے ہی زیادہ سنجیدہ طبیعت کے ہیں اب کے برس امریکہ گئے تو جن دوستوں شاگردوں سے ملنے کی خواہش تھی ان میں مغفور کا نام بھی تھا مگر ملاقات نہ ہوئی شاید جلسہ پر نہ آئے ہوں۔ عزیزی مسرور احمد تو بفضل خدا اب اپنے والد ماجد کی جگہ پر بیٹھ گئے۔ اللہ تعالیٰ خدمت کی توفیق ارزانی فرمائے۔ حضرت مرزا شریف احمد کے سلسلہ کی پیش خبری ان کے پوتے کے حق میں بھی پوری ہو گئی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اپنی طبیعت کے لحاظ سے خاموش تو تھے مگر دوستوں بے تکلفوں میں بولتے بھی تھے بولتے کیا چہکتے تھے ایک دو بار انہیں اپنے زمیندارہ پر ان پڑھ کسانوں سے بے تکلفی سے باتیں کرتے دیکھا۔ انسان کو انسان سمجھ کر ملتے اور بات کرتے تھے ان مزارعوں یا زمینداروں کو ان کے علو مرتبت کا ادراک کہاں ہو گا وہ تو یہی جانتے ہوں گے کہ ہماری طرح کا کوئی زمیندار ہے جو زرعی امور پر ماہرانہ رائے رکھتا ہے۔ قادیان میں ہم نے ایک بار میاں صاحب کو صنعتی امور پر بات کرتے دیکھا۔ حیرت ہوئی کہ ایسے ٹیکنیکل مسئلوں پر کیسی ماہرانہ رائے دے رہے ہیں اور لوگ باگ ان کی باتوں کو سن بھی رہے ہیں اور سر بھی ہلا رہے ہیں۔ ربوہ میں میاں صاحب نے ابتداء میں بجلی کے پنکھے بنانے کا ایک کارخانہ بھی قائم کیا اس کا بنا ہوا ایک پنکھا تو ہمارے گھر میں شاید اب تک چل رہا ہے ورنہ ہم نے بڑے بڑے کارخانوں کے بنے ہوئے پنکھے جلد ہی اللہ بخشے ہوتے دیکھے ہیں۔ میاں صاحب چن چن کر ایسے ماہر کاریگر لاتے تھے جس قابلیت کے کاریگر ملنا محال ہوتے ہیں مگر میاں صاحب کو آدمی پرکھنے کا ملکہ تھا دو چار باتوں ہی میں آدمی کی کنہ تک پہنچ جاتے تھے کہ کتنے پانی میں ہے۔ پھر پنکھوں کی بڑی بڑی صنعتیں قائم ہو گئیں ان کے سامنے اس چھوٹی سی انڈسٹری کا چراغ کیا جلتا۔ قادیان میں شاید میک ورکس یا اس قسم کی کوئی انڈسٹری تھی جو میاں صاحب چلا رہے تھے۔ ابتداء ہی سے ذہن میں صنعتی کام کی استعداد تھی مگر زمانہ بدل گیا تو زراعت کی طرف آئے اور زراعت میں بھی خوب کامیابی حاصل کی۔ اپنے بیٹے میاں مسرور احمد کو بھی زراعت ہی کی تعلیم دلائی۔ اپنی زمینوں پر جانا ان کا محض مشغلہ نہیں تھا اس بات کے قائل تھے کہ زمیندار غیر حاضر ہو تو زمین کی پیداوار میں برکت نہیں رہتی۔

ہمارے ابا کے ساتھ دوستی کی ایک وجہ دونوں کا شکار کا شوق تھا۔ شکار کا موسم ہوتا تو خوب پروگرام بنتے۔ سحری کے وقت روانگی ہوتی بڑے اہتمام کے ساتھ ہماری امی پراٹھے بناتیں اور اچار ساتھ رکھ دیتیں۔ اباجی بھی اللہ بخشے دودھ اور خالص مکھن کے بہت شوقین تھے گھر میں دودھیلی بھینس ضرور موجود رہتی تھی۔ شکار کے سفر پر چلتے تو حضرت امام جماعت الثالث کے ساتھ جو شکار پارٹی ہوتی اس میں میاں منصور احمد صاحب اور اباجی شامل ہوتے۔ اباجی اس علاقہ کے داعی تھے مگر دوست ان کو مذاق میں اس علاقہ کی "دائی" کہا کرتے تھے۔ شکار کی ساری جگہیں کونجوں کے سارے ٹھکانے' مرغابیوں کے سارے سفر کے روٹ انہیں معلوم تھے۔ ایک بات تینوں دوستوں میں مشترکہ تھی کہ بیٹھے ہوئے پرندہ پر فائر نہیں کرتے تھے اڑتے پرندے کو شکار کرتے تھے۔ شکار سے واپس آتے تو تھیلے شکار سے اٹا اٹ بھرے ہوتے اس میں سب دوستوں کا حصہ تقسیم ہوتا ساتھ جانے والے کارکنوں کا حصہ علیحدہ نکلتا۔ کئی بار ایسا ہوا کہ پکا ہوا شکار حضرت میاں منصور احمد صاحب کی طرف سے یا حضرت صاحب کی طرف سے تحفہ میں آتا۔ کئی مرتبہ ہمارے ہاں سے شکار پک کر دونوں گھروں میں جاتا۔ یہی روایت فاختہ اور کبوتر کے شکار میں قائم رہتی۔ تینوں دوستوں کو شکار کھانے کا شوق بھی تھا۔ اباجی بیمار تھے تو کتنی ہی بار حضرت میاں منصور احمد صاحب نے پکا پکایا شکار بھجوایا اور ساتھ ہی پیغام بھی کہ صرف مولوی صاحب کے لئے ہے حالانکہ مقدار میں اتنا ہوتا تھا کہ سارا کنبہ کھا سکے اور سارا کنبہ سیر ہو کر کھاتا تھا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کو خرگوش کے شکار کا شوق تھا ان کی بھی اباجی سے دوستی تھی اور وہ بھی شکار بھجوایا کرتے تھے۔ پھر میاں صاحب نے شکار چھوڑ کر نرگس کے پھول اگانا شروع کر دیئے تو ہر موسم میں نرگس کے پھولوں کا ایک گچھا آتا تاہم بھی ان کے اس نرگسی تحفہ میں شامل ہو گئے تھے کیونکہ اتفاق سے ان کے بچے ہمارے شاگرد ہو گئے تھے۔ یہ بڑے خاندانوں کی بڑی باتیں تھیں۔ آخر کس خانوادہ کے چشم و چراغ تھے یہ لوگ۔ اب تو وہ روایتیں اٹھتی جا رہی ہیں کہاں رہیں وہ دوستیاں اور دوستیوں کو نباہنے کے قرینے؟ شکار کا ذکر ہوا تو میاں منصور احمد صاحب کے ذکر سے گریز ناگزیر ہو گیا اور حضرت میاں منور احمد صاحب کا ذکر خیر بھی ہو گیا۔

میاں صاحب ناظر اعلیٰ تھے مگر ہم نے انہیں کبھی کسی شخص پر خفا ہوتے نہیں دیکھا۔ ان کے زمانہ میں کام کرنے کا تو موقعہ ہمیں ملا نہیں مگر ربوہ میں رہتے تھے تو ان کے سایہ میں رہتے تھے۔ ایک دو بار کالج کے کسی فنکشن کے سلسلہ میں انجمن کی گاڑی مانگنا پڑی تو ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم تو سیدھے حضرت صاحب سے گاڑی مانگنے کے عادی تھے ایک بار حضرت صاحب کے دفتر کی کوئی گاڑی فارغ نہیں تھی۔ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے کہا کہ انجمن سے پوچھ لیں۔ ہم نے کہا حضرت صاحب جس کو حکم فرما دیں گے ہم تو صرف اسے جا کر ملیں گے۔ پھر خیال آیا کیوں نہ میاں منصور احمد صاحب کو آزما کر دیکھ لیں۔ آخر ان کے بچے ہمارے شاگرد ہیں کچھ تو لحاظ کریں گے۔ ہم حاضر ہوئے میاں صاحب نے کوئی لحاظ سا لحاظ کیا۔ ہم نے اپنی درخواست اندر بھجوا دی۔ خود جواب لے کر تشریف لے آئے اور بغیر کچھ کہے منظور شدہ درخواست ہمیں دے دی۔ صرف ایک مسکراہٹ کا کوندا سا لپکا اور بس! خندۂ دنداں نما کہیئے۔ جب ہم شکریہ کہہ کر چلنے لگے تو آواز آئی۔ ایسی درخواستیں خود لانے کی بجائے کسی کے ہاتھ بھیج دیا کریں۔ اب ہمارے پاس کالج کے اتنے مددگار کارکن کہاں تھے کہ ہم کسی کے ہاتھ بھجواتے مگر یہ میاں صاحب کی مہربانی تھی کہ ہمارا اچل کر آنا انہیں اچھا نہیں لگا۔

ایک بات اور یاد ہے۔ ہمارے اباجی نے ایک بار ہم سے پوچھا اورینٹل کالج کا ماحول کیسا ہے؟ ہم نے کہا بہت اچھا ماحول ہے پردہ کی رعایت ملحوظ رہتی ہے۔ بعد کو معلوم ہوا کہ یہ سوال حضرت میاں منصور احمد صاحب نے پوچھا تھا۔

میاں صاحب کے ذوق کا تو ہمیں اندازہ نہیں کیونکہ انہیں کبھی کسی شعری نشست میں نہیں دیکھا مگر ان کی صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ بفضل خدا شعر کہنے میں استادانہ مہارت رکھتی ہیں اور حضرت صاحبزادی نواب مبارکہ بیگم کی صحیح جانشین ہیں۔ ان کے اٹھ جانے سے جماعت ایک نہایت قابل منتظم' نہایت مخلص ناظر اعلیٰ اور نہایت بزرگ وجود سے محروم ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے جانشین کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

○○○

پانچ وقت اپنی (عبادات) میں دعا کرو۔ اپنی زبان میں بھی دعا کرنی منع نہیں ہے۔ (عبادت) کا مزا نہیں آتا جب تک حضور نہ ہو۔ اور حضور قلب نہیں ہوتا جب تک عاجزی نہ ہو۔ عاجزی جب پیدا ہوتی ہے جو یہ سمجھ آ جائے کہ کیا پڑھتا ہے۔ اس لئے اپنی زبان میں اپنے مطالب پیش کرنے کے لئے جوش اور اضطراب پیدا ہو سکتا ہے۔ مگر اس سے یہ ہرگز نہیں سمجھنا چاہیئے کہ (عبادت) کو اپنی زبان ہی میں پڑھو۔ نہیں۔ میرا یہ مطلب ہے کہ (ـــ) ادعیہ اور اذکار کے بعد اپنی زبان میں بھی دعا کیا کرو۔ ورنہ (عبادت) کے ان الفاظ میں کہ خدا نے ایک برکت رکھی ہوئی ہے۔ (عبادت) دعا ہی کا نام ہے۔ اس لئے اس میں دعا کرو کہ وہ تم کو دنیا اور آخرت کی آفتوں سے بچاوے۔ اور خاتمہ بالخیر ہو۔ اپنے بیوی بچوں کے لئے بھی دعا کرو۔ نیک انسان بنو۔ اور ہر قسم کی بدی سے بچتے رہو۔

○○○

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

محترم بریگیڈیئر(ر) وقیع الزّمان خان

کرنل (ر) سید طالب حسین-ڈنمارک

روزنامہ الفضل ربوہ اور پھر الفضل انٹرنیشنل لندن میں نہایت ہی پیارے اور مہربان دوست مکرم بریگیڈیئر وقیع الزمان خان صاحب کی اچانک وفات کی خبر پڑھی۔

محترم بریگیڈیئر (ر) وقیع الزمان خان صاحب نہ صرف فوجی ہم منصب تھے بلکہ ایک نہایت ہی مشفق اور مخلص دوست بھی تھے۔ بریگیڈیئر صاحب سے پہلی بار اس وقت جان پہچان ہوئی جب ہم کمانڈ اینڈ سٹاف کالج کوئٹہ میں 1950ء میں ایک سال کورس کرنے کے لئے گئے۔ اس وقت ہم دونوں کیپٹن تھے۔ بہت جلد ہم آپس میں گھل مل گئے اور ایسی دوستی عمل میں آئی کہ ان کی وفات تک قائم رہی۔

کورس کے دوران شادی شدہ افسران کو فیملی رہائش ملتی تھی اور سنگل یعنی غیر شادی شدہ یا وہ افسران جو اپنی فیملی ساتھ نہیں رکھنا چاہتے تھے کو آفیسرز میس میں کمرہ دیا جاتا تھا۔ اگر میس میں کمرے کم پڑ جاتے تو رینک کے لحاظ سے رہائش مہیا کی جاتی تھی۔ کپتانوں کے لئے ہٹ (Huts) تھے جن میں سے ایک میں میں رہتا تھا۔ چونکہ برادرم وقیع الزمان خان صاحب کی اہلیہ فوت ہو چکی تھیں اور ان کی بیٹی ساجدہ غالباً اپنے ننھیال رہتی تھیں اس لئے انہیں میرے نزدیک ہی ایک چھوٹا ہٹ الاٹ ہوا۔ لہذا ہمارا اٹھنا بیٹھنا تقریباً اکٹھا ہی ہوتا تھا۔ جوں جوں وقت گزرتا گیا ہم دونوں میں روابط اور مراسم ایک انمٹ رفاقت' خلوص اور باہمی مفاہمت کی شکل میں رنگ لائے اور یہ میری زندگی میں ایک نہایت خوشگوار تجربہ رہا۔ یہاں تک کہ میں نے اپنی چھوٹی بیٹی کا نام ساجدہ بیٹی کے نام پر رکھا۔

آنمکرم کورس کے دوران ایک نہایت ہی سلجھے ہوئے' ذہین اور قابل طالب علم کی حیثیت سے ابھرے' بہت اچھے مقرر تھے۔ خاموش طبع' نہ کسی سے چھیڑ چھاڑ' نہ فضول گپ شپ میں حصہ لیتے۔ بس کام سے کام رکھتے تھے۔ پانچ وقتی عبادت کے پابند تھے۔ ایک دفعہ اتوار کے روز میں صبح صبح تقریباً آٹھ بجے ان کے کمرے میں گیا کہ ان کو ناشتہ کے لئے دعوت دوں کیونکہ میرے ہاں قیمے والے پراٹھے پکے تھے جو وہ عموماً پسند کرتے تھے۔ میں نے دیکھا کہ باہر کا دروازہ کھلا ہے اندر ڈرائنگ روم کے پردے کھنچے ہیں۔ کوئی روشنی نہیں میں نے آواز دی کوئی جواب نہ ملا۔ آخر مجھے تشویش ہوئی اور میں مزید اندر چلا گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وقیع الزمان صاحب عبادت ادا کر رہے ہیں۔ میں نے سوچا شاید اشراق ادا کر رہے ہوں گے۔ سلام پھیر کر مسکرائے اور کہا کہ یار رات دیر تک مطالعہ کرتا رہا تھا۔ صبح وقت پر آنکھ نہ کھلی سو اب فجر ادا کر رہا ہوں۔ میں نے یہ واقعہ اس لئے بیان کیا ہے کہ میرے مشاہدے کے مطابق وہ کبھی بھی عبادت قضا نہیں کرتے تھے۔

ویسے تو ہمارے سٹاف کالج کی زندگی میں چھوٹے چھوٹے کئی واقعات ہیں تاہم ایک نہایت ہی اہم ہے۔ بابرکت مہینہ سخت گرمیوں میں آیا۔ ہماری ایک مشق (Exercise) تھی جو کہ کوئٹہ کے قریب پہاڑوں پر ہونی تھی۔ ہم دونوں نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ سوائے ہمارے کسی کو معلوم نہ تھا کہ ہم روزے سے ہیں۔ مشق پہاڑی کے اوپر شروع ہوئی اور تقریباً ایک بجے دوپہر کے کھانے کے لئے پون گھنٹے کے لئے رکی۔ پہاڑوں پر ہم لوگ مشق کی پلاننگ کے لئے ادھر ادھر گھومتے رہے۔ لہذا جب ہم نیچے اترے تو پیاس سے ہمارا برا حال تھا۔ سب لوگ بمعہ اساتذہ جو کہ سارے انگریز تھے مشروب پر ٹوٹ پڑے مگر ہم دونوں ایک طرف چٹان کے سہارے کمر کے بل ستانے لگے اور آپس میں ظہر کی عبادت کی بابت سوچنے لگے کہ کیا پڑھ لی جائے یا پھر ظہر اور عصر گھر پہنچ کر ادا کریں۔ ایک انسٹرکٹر ہمارے پاس آئے اور پوچھنے لگے کہ تم دونوں کھانا کیوں نہیں کھا رہے۔ میں نے بتایا کہ ہم روزہ سے ہیں۔ اس کو تو ایک دھچکا سا لگا اور کہنے لگے What? (کیا واقعی) OH MY GOD (اے میرے خدایا) خیر ہم نے وہاں عبادت ادا کرنا مناسب نہ سمجھا اور اب ایک بار پھر ہمیں پہاڑ کے اوپر چڑھنا تھا اور اپنے اپنے منصوبہ پر بحث کرنی تھی۔ جب ہم پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے تو ہم علیحدہ علیحدہ کلاسوں میں جن کو Syndicate کہتے ہیں بانٹے گئے اور کام شروع ہو گیا میں نے وقیع بھائی کو مشورہ دیا کہ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے اپنے انسٹرکٹر سے درخواست کریں کہ جب کمانڈنٹ بریگیڈیئر صاحب ہمارے سنڈیکیٹ میں آئیں تو وہ ہم سے سوال نہ پوچھیں اور نہ ہی ہمیں بولنے کو کہیں۔ لیکن وقیع الزمان خان صاحب نے میری طرف گھور کر کہا" یہ حماقت نہ کرنا ورنہ یہ لوگ سمجھیں گے کہ ہم نے روزہ رکھ کر غلطی کی ہے" لیکن میں نے کہا کہ جب ہم پیاس کے مارے صحیح جواب نہ دے سکیں گے تو ہمارا گریڈ خراب ہو جائے گا تو کہنے لگے "چھوڑو یار! گریڈ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ یہ کون ہوتے ہیں ہمارے گریڈ کم کرنے والے" واہ واہ کیا اللہ والے انسان تھے۔ جب ہم شام کو واپس آئے تو تقریباً ادھ موئے سے تھے۔ تاہم ہم دونوں نے اللہ کے فضل سے پورے روزے رکھے اور زیادہ تر عبادات بھی باجماعت ادا کیں۔

جب کورس ختم ہوا تو ہم دونوں ڈھاکہ جو اس وقت ایسٹ پاکستان کا دارالحکومت تھا میں 14 ڈویژن کے ہیڈ کوارٹر میں پوسٹ ہو گئے۔ دونوں کی میجر رینک میں ترقی ہوئی۔ موصوف نے انٹیلیجنس (Intelligence) میں نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا کام سرانجام دیا اور ہمیشہ افسران بالا سے اچھی رپورٹیں حاصل کیں۔ ہم دونوں تقریباً تین سال اکٹھے ایک ہی مکان میں رہے۔

ڈھاکہ کا ہی ایک واقعہ قابل ذکر ہے۔ میرے بیوی بچے مغربی پاکستان میں ہی تھے۔ مجھے دو جگہ پر خرچ کرنا پڑتا تھا یوں سمجھیں میں چندہ ادا کرنے میں باقاعدہ نہیں تھا۔ لہذا ربوہ سے ایک پوسٹ کارڈ موصول ہوا میں نے وہ کارڈ برادرم وقیع الزمان خان صاحب کو دکھایا۔ انہوں نے کارڈ لے کر دیکھا اور مجھ پر برس پڑے اس وقت ہم دفتر سے اکٹھے گھر کی طرف آ رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ کیا ہوا۔ کہنے لگے کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اس کارڈ پر دستخط کس نے کئے ہوئے ہیں۔ جب میں نے غور سے دیکھا تو حضرت امام جماعت الثانی کے اپنے دست مبارک کی تحریر تھی۔ میں بہت شرمسار ہوا اور میں نے کہا کہ یار وقیع! میرے پاس اس وقت رقم نہیں (یاد رہے اس وقت ایک میجر کی تنخواہ تقریباً 900 روپے ہوتی تھی) چندہ کی رقم کوئی بہت زیادہ بھی نہ تھی۔ فوراً کہنے لگے تھوڑے سے پیسے میرے پاس ہیں وہ تو کل صبح منی آرڈر کر دو۔ باقی اگلے ماہ کی تنخواہ ملنے پر ادا کر دینا۔ اور آئندہ خیال رکھنا!

میں نے برادرم موصوف سے فوجی علم کے علاوہ احمدیت کی بابت بھی بہت کچھ سیکھا اور وہ میرے آئیڈیل بھی رہے۔ سروس کے دوران اور بعد از ریٹائرمنٹ ہمارا رابطہ رہا۔ اب تو صرف ان کی یاد شامل حال ہے۔

کیا خوب آدمی تھے خدا مغفرت کرے

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جوار رحمت میں اپنی خاص رحمت کے سایہ تلے رکھے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ خصوصاً برادرم موصوف کی اہلیہ محترمہ اور بچوں سے خلوص دل سے اظہار تعزیت کرتا ہوں۔

دنیا میں جی لیا غمِ دنیا کے ساتھ ساتھ
ہر سانس منسلک بھی تھی عقبیٰ کے ساتھ ساتھ

رقاصۂ حیات کے تھمتے نہیں قدم
کیا آگ جل رہی ہے کفِ پا کے ساتھ ساتھ

ساحل پہ آسکا نہ تو تنکے کا کیا قصور
بہتا رہا جو موجۂ دریا کے ساتھ ساتھ

ساقی! یہ جامِ مے کبھی مجھ تک بھی آئے گا
دھڑکے ہے دل بھی قُلقُلِ مینا کے ساتھ ساتھ

ہم پیچ و خم سے راہ کے واقف نہ تھے مگر
چلتے رہے بس ایک شناسا کے ساتھ ساتھ

صحرا تھی زندگی تو تھی ہر آرزو سراب
بڑھتے رہے سراب بھی صحرا کے ساتھ ساتھ

شائد کسی کے پاس مداوائے درد ہو
ہم چل پڑے ہر ایک مسیحا کے ساتھ ساتھ

اس سیر گاہِ عالمِ امکاں میں ہیں رواں
کتنے نظارے چشمِ تماشا کے ساتھ ساتھ

ناہیدؔ ان کے پیار میں دُکھ تو سہے مگر
یک گُونہ لطف بھی تھا ہر ایذا کے ساتھ ساتھ

عبدالمنان ناہیدؔ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

کانگریس کی خراب صورت حال

بھارت کے متوقع الیکشن میں جو اگلے سال کے اوائل میں ہو رہے ہیں کانگرس کا شیرازہ بکھر رہا ہے جبکہ بی جے پی مضبوط ہو رہی ہے۔ یہ صورت حال بھارت کے سیکولر حلقوں کے لئے پریشان کن ہے۔ کیونکہ بی جے پی کے بارے میں عمومی تاثر یہی ہے کہ یہ ہندو انتہاپسند جماعت ہے۔

تازہ خبر یہ ہے کہ سابق وزیر اعظم نرسیمار اؤ کی حکومت میں شامل دو وزراء پی آر کمار سنگھ اور اسلم شیر خان کانگرس کو چھوڑ کر بی جے پی میں شامل ہو گئے ہیں۔ اس بات کا اعلان بھارتیہ جنتا پارٹی کے سربراہ کے ایل ایڈوانی نے نئی دہلی میں ایک پر ہجوم پریس کانفرنس میں کیا۔ اس پریس کانفرنس میں دونوں سابق وزراء بھی موجود تھے۔ ان دونوں نے پریس کانفرنس سے خطاب خطاب بھی کیا۔ ریڈیو تہران کے مطابق کانگرس پارٹی کے دو رہنماؤں نے کانگرس کی رکنیت چھوڑ دی ہے۔ اور اپنے علیحدہ علیحدہ بیانات میں انہوں نے کانگرس کے صدر سیتارام کیسری پر سخت تنقید کی ہے۔ اور کہا ہے کہ بھارت کے عوام فرقہ پرستی کا مقابلہ کرنے کے نام پر مطلب پرست اتحاد سے تھک چکے ہیں۔ اسلم شیر خان نے کانگرس کی طرف سے بی جے پی پر کی جانے والی تنقید کو بے وجہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ وہ جماعت ہے جس میں نوجوان خدمت خلق کے جذبہ کے ساتھ جمہوریت اختیار کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کانگرس پر الزام لگایا کہ یہ پارٹی اپنے دور اقتدار میں اپنے مفاد کے لئے ہندوؤں اور مسلمانوں کو ایک دوسرے سے دور کرتی رہی ہے۔

ادھر کانگریس نے یہ اعلان کیا ہے کہ بعض سینئر لیڈروں کے پارٹی سے نکل جانے کے باوجود آئندہ لوک سبھا (قومی اسمبلی) کے انتخابات میں پارٹی کی پوزیشن پر کوئی برا اثر مرتب نہیں ہو گا۔ بہار کے سابق وزیر اعلیٰ جگت ناتھ مشرا کو نئی پارٹی بنانے کی کوشش میں معطل اور سابق مرکزی صدر رام مکھن سنگھ یار جو کو کانگرس سے نکال دیا ہے۔

یاد رہے کہ اس سے قبل بنگال کی کانگریس کی اہم رہنما ممتا بیز جی صاحبہ کانگریس سے اپنا ناطہ توڑ کر کانگریس ہی کے نام سے لیکن الگ انتخابی نشان کے تحت انتخاب لڑنے کا اعلان کر چکی ہیں۔ ان کو منانے کے لئے سونیا گاندھی کو بھیجا گیا تھا جو ناکام رہیں۔

○○○

اسرائیلی وزیر اعظم کا بیان

اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے اس بات کی تصدیق کر دی ہے فلسطینیوں کو غرب اردن کے علاقے حوالے کرنے کے بعد بھی وہ کچھ علاقے اپنے پاس رکھیں گے۔ بی بی سی کی ایک رپورٹ کے مطابق انہوں نے کہا ہے کہ اسرائیل کا ایسا کوئی خیال نہیں کہ وہ پرانی سرحدوں پر واپس لوٹ جائے۔

○○○

ایران کا ایٹمی قوت بننے کا مسئلہ

امریکہ نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا ہے کہ ایران کا ایٹمی پروگرام مکمل ہونے والا ہے۔ امریکی محکمہ دفاع کے ایک اعلان کے مطابق ایران جوہری ہتھیاروں کو ہدف تک پہنچانے والے میزائیل تیار کرنے کی کوشش کر رہا ہے جس سے اندیشہ ہے کہ اگلے دو برس میں ایران کا شمار بھی ایٹمی طاقتوں میں ہونے لگے گا۔

وائس آف امریکہ کی رپورٹ کے مطابق ایران ایٹمی طاقت بننے سے محض چند ماہ فاصلے پر ہے۔ ادھر لندن کے ایک اخبار سنڈے ٹائمز نے اسرائیلی انٹیلی جنس کے حوالے سے ایک تفصیلی رپورٹ شائع کی ہے جس میں ایران کے ایٹمی پلانٹ کی ساری تفاصیل دی گئی ہیں۔ سنڈے ٹائمز کے مطابق ایران کسی بھی وقت جوہری طاقت بن سکتا ہے۔

○○○

ایران میں جنگی جہاز بنانے کا کارخانہ

ایران پر امریکہ نے جب اقتصادی پابندیاں عائد کی تھیں تو ایران نے کہا تھا کہ ان پابندیوں سے ایران پر کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔ اس کا عملی اظہار اس طرح سے ہو رہا ہے کہ ایک طرف تو ایران ایٹمی قوت بن رہا ہے تو دوسری طرف ایران کے ماہرین پہلی بار فریگیٹ جنگی جہاز (بحری جہاز) کی تعمیر کی تیاری شروع کر رہے ہیں۔ ایرانی بحریہ کے کمانڈر ایڈمرل عباس محتاج نے تہران سے شائع ہونے والے انگریزی اخبار آبزرور کو انٹرویو دیتے ہوئے اس فریگیٹ کے قیام کی تفصیلات بیان کیں۔ انہوں نے بتایا کہ ابتدائی نمونہ چار سال کے اندر تیار کر لیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ یہ کارخانہ فریگیٹ کے علاوہ کئی قسم کی کشتیاں اور موٹر لانچیں بھی بنائے گا۔ انہوں نے کہا کہ فریگیٹ بحری جہاز سمندر کی سطح پر اور زیر آب جنگی کارروائیاں کرنے میں مددگار ثابت ہو گا۔ اس بحری جنگی جہاز پر ہیلی پیڈ بھی بنایا جائیگا۔

○○○

47 صحافیوں کی ہلاکت

انٹرنیشنل گروپ آف جرنلسٹس کی رپورٹ کے مطابق اس سال 47 صحافی دنیا بھر میں مختلف واقعات میں اپنے صحافتی مشن کی تکمیل میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ ان میں سے زیادہ تر صحافی میدان جنگ کی رپورٹنگ کرتے ہوئے، تحقیقاتی رپورٹنگ کے دوران' اور ڈرگ مافیا کے ہاتھوں ہلاک ہوئے۔ ڈرگ مافیا کا زور لاطینی ممالک میں زیادہ ہے جہاں صحافی ڈرگ مافیا کا نشانہ بنے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ صحافیوں کو دنیا کو خبریں فراہم کرنے کے لئے کتنے مشکل حالات میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ اگرچہ ایسے مقامات پر جان جانے کا خطرہ بھی ہوتا ہے اس کے باوجود صحافی حضرات جان ہتھیلی پر رکھ کر خطرناک مواقع کی رپورٹنگ کرتے ہیں اور دنیا کو تازہ ترین خبریں بہم پہنچاتے ہیں۔

○○○

گناہوں کے پچھلے اثر کے مٹانے اور جذبات کو دبانے میں لگا ہوا ہو گا اور اس کام سے فارغ ہو کر توبہ کی طرف توجہ کرے گا اس کے متعلق یہ خیال کرنا کہ وہ صرف منہ سے توبہ توبہ کرے گا۔ بیوقوفی نہیں تو اور کیا ہے۔ توبہ منہ سے توبہ توبہ کرنے کا نام نہیں بلکہ گناہوں سے بچ کر اللہ تعالیٰ کی طرف بہ تمام توجہ جھک جانے کا نام ہے۔ اور اگر اس فعل سے خدا نہیں ملے گا تو اور کس چیز سے ملے گا۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز

مسل نمبر 31419 میں رفعت نصیر زوجہ رانا نصیر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالفتوح ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 97-8-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- زیورات طلائی وزنی 15 تولہ مالیتی۔/72000 روپے۔ 2- فریج اور ٹی وی مالیتی۔/20000 روپے۔ 3- حق مہر۔/6000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رفعت نصیر مکان نمبر 203 محلہ دارالفتوح ربوہ گواہ شد نمبر1 چوہدری محمد رفیق آرائیں دارالفتوح ربوہ گواہ شد نمبر2 رانا نصیر احمد خاوند موصیہ۔

مسل نمبر 31420 میں منیرہ بیگم حمید زوجہ حمید احمد عابد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 97-8-31 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- حق مہر۔/2500 روپے۔ 2- زیورات طلائی وزنی 5 تولہ مالیتی۔/22500 روپے۔ 3- نقد رقم امانت تحریک جدید۔/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/900 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ منیرہ بیگم حمید 3/8 دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 عبدالرزاق خان بلوچ معلم وقف جدید گواہ شد نمبر 2 محمد اکرم خالد 3/8 دارالرحمت غربی ربوہ۔

مسل نمبر 31421 میں امتہ النصیر قمر زوجہ رانا دوست محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 22/55 دارالعلوم وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 97-9-7 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- زیورات طلائی وزنی 5 تولہ مالیتی۔/20000 روپے۔ 2- نقد رقم۔/16000 روپے۔ 3- حق مہر وصول شدہ۔/1000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ النصیر قمر 22/55 دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر1 رانا دوست محمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 عبدالرشید 8/52 دارالعلوم وسطی ربوہ۔

مسل نمبر 31422 میں نصرت شمیم زوجہ رانا مبشر احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 12/52 دارالعلوم وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 97-8-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- حق مہر۔/5000 روپے۔ 2-

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیورات طلائی وزنی 7 تولہ مالیتی۔/50000 روپے۔ 3۔ پلاٹ نمبر 1/28 برقبہ دس مرلہ واقع دارالعلوم شرقی مالیتی۔/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصرت شمیم 12/52 دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر1 مبشر احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 عبدالرشید صدر موصیاں دارالعلوم وسطی ربوہ۔

بقیہ صفحہ 1

ایک مضحکہ خیز کہانی ہے مگر اردو اور انگریزی دونوں اخبارات نے اسے شائع کیا۔

مکرم راجہ صاحب نے کہا کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع جو ایک جماعت کے قابل احترام لیڈر ہیں اور جن کی خاطر ان کے پیروکار جانیں دینے کے لئے تیار ہیں۔ ان پر یہ الزامات لگائے جا رہے ہیں کہ یہ آئین کو پامال کر رہے ہیں۔ ملکی صورت حال اس درجہ پر پہنچ چکی تھی کہ آئین کے ٹوٹنے میں کوئی شک نہیں رہ گیا تھا۔ راجہ صاحب نے کہا کہ آئین کی کئی ترامیم پر لوگ تنقید کرتے ہیں۔ آٹھویں ترمیم بنی اس پر اعتراضات ہوئے اس ترمیم کو ختم کرنے کے لئے تیرھویں ترمیم آئی وہ بھی سپریم کورٹ نے معطل کی۔ اگر جماعت احمدیہ کا سربراہ کسی ترمیم پر تنقید کردے تو یہ غداری کہاں سے آ گئی۔ یہ حالات و واقعات کا تجزیہ تھا جو حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے کیا۔ یہ کیسی ایمانداری ہے کہ ایک احمدی کہے تو غلط ہے اور دیگر لوگ وہی بات کہیں تو وہ درست ہے۔

راجہ صاحب نے کہا کہ 32 کروڑ ڈالر تو کجا ہم نے 32 آنے بھی کسی کو نہیں دیئے۔ میری عاجزانہ درخواست ہے کہ اس کی تحقیق کی جائے اور اگر کسی نے رقم دی ہے تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔ راجہ صاحب نے کہا کہ ایسی خبروں کی اشاعت ہمارے حقوق کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔

مکرم راجہ صاحب نے کہا کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے تو یہ کہا تھا کہ صدر کو گمراہ کن مشورے دیئے جا رہے ہیں۔ اور ان کے پیچھے وہ لوگ ہیں جنہوں نے انتخاب لڑا ہی نہیں۔ جو ہمیشہ الیکشن ہارتے ہیں۔ اور اب کہتے ہیں کہ ہم انقلاب لائیں گے۔ تو یہ بات تو غداری نہیں ہے۔ مکرم راجہ صاحب نے کہا ہے کہ یہ ایک بخار ہے جس میں قوم کو مبتلا کر دیا گیا ہے۔

جماعت احمدیہ کے ترجمان نے کہا کہ اخباروں میں خبر شائع ہوئی کہ گیمبیا میں جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا ہے۔ اور سارے سکول بند کر دیئے گئے ہیں۔ یہ بالکل غلط اور اصل صورت کے بالکل خلاف خبر ہے۔ گیمبیا میں تو یہ قانون ہے کہ کوئی شخص ملک میں مذہبی منافرت نہیں پھیلائے گا اور اگر کوئی جماعت احمدیہ کو یہ کہے کہ یہ (دین حق کے پیروکار) نہیں تو اس بات کی بھی وہاں پر اجازت نہیں۔ اب اس خبر کی صداقت معلوم کرنا کونسا مشکل کام ہے۔ گیمبیا فون کریں یا وہاں فیکس کریں۔ فوراً حقیقت کا پتہ چل جائے گا۔

مکرم راجہ صاحب نے بتایا کہ ہمارے ناظر امور عامہ نے نوائے وقت کے ایڈیٹر مجید نظامی صاحب کو خط لکھا تھا کہ اس خبر کی تردید کی جائے انہوں نے کہا کہ میں نظامی صاحب کا احترام کرتا ہوں وہ پرانے صحافی ہیں اور ملک کے چوٹی کے صحافی ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ وہ سخت بیمار ہیں ان کا دوبارہ بائی پاس ہوا ہے۔ ہو سکتا ہے ان تک خط نہ پہنچا ہو لیکن میں سخت احتجاج کرتا ہوں کہ ان کی جگہ پر جو شخص کام کر رہا ہے اس نے بلا تحقیق اتنی بڑی خبر کیوں شائع کر دی۔ اور پھر اس کی تردید جاری کی گئی تو وہ بھی شائع نہیں کی۔ (یاد رہے کہ ناظر صاحب امور عامہ نے یہ پیشکش کی تھی کہ اگر یہ خبر سچی نکلے تو ہم نمائندہ نوائے وقت کا گیمبیا آنے جانے کا خرچہ دینے کو تیار ہیں وہ ہمارے ساتھ چل کر خود تحقیق کر لیں۔ گیمبیا کے اخبارات کے تراشے بھی ہماری حمایت میں موجود ہیں)

مکرم راجہ صاحب نے کہا کہ اب جبکہ میں کہہ رہا ہوں تو اب تو اس کی تردید کر دیں۔ ورنہ ہم یہی سمجھیں گے کہ ہم میڈیا دہشت گردی کا شکار ہو رہے ہیں۔ کوئی ندامت کا اظہار تو ہونا چاہئے۔ خدا کے لئے میڈیا کو انتہائی کرپشن کا مظہر تو نہ بنائیں۔

مکرم راجہ صاحب نے اس خبر کی بھی تردید کی کہ انڈونیشیا یا بنگلہ دیش میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسی ملک میں ایسا نہیں ہوا اگر ہوا ہے تو صرف مملکت خداداد پاکستان میں۔

مکرم راجہ صاحب نے اس گمراہ کن خبر کی بھی سختی سے تردید کی کہ امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب اور کسی مخالف گروپ کے درمیان کوئی جھگڑا یا کوئی تنازعہ ہوا ہے۔

راجہ صاحب نے کہا کہ ہم نے کبھی ملک کے خلاف کام نہیں کیا۔ ہم نے ہمیشہ قربانیاں دی ہیں۔ کبھی بطور وزیر خارجہ' کبھی جنرل اختر ملک کی صورت میں کبھی جنرل عبدالعلی ملک کی صورت میں اور کبھی ایم ایم احمد کی صورت میں۔ میں نے خود محکمہ تعلیم میں 36 سال سروس کی ہے میری فائل آج بھی پاک وصاف ہے۔ ہم تو غدار ہو گئے اور جنہوں نے کہا کہ کوئی شخص پاکستان کی پ بھی نہیں بنا سکتا۔ وہ تو خیرخواہ ہیں اور اونچے مرتبے کے حقدار ہیں۔ جنہوں نے ریفرنڈم کی مخالفت کی جنہوں نے اقوام متحدہ میں پاکستان کی رکنیت کی مخالفت کی وہ اتحادی ہیں۔ ہم تو ان کو بھی غدار نہیں کہتے۔

راجہ صاحب نے کہا کہ معلوم کرنا چاہئے کہ حساس اداروں میں بھی تو کہیں مذہبی دہشت گرد نہیں آ گئے کہ ایک جماعت کو صرف مذہبی اغراض کے لئے مذہبی دہشت گردی کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔

بعد ازاں مختلف سوالوں کے جواب میں مکرم راجہ صاحب نے کہا کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے آئین ٹوٹنے کی دہلیز پر پہنچ گیا ہے کی بات کی تھی۔ ملک ٹوٹنے کی بات نہیں کی تھی۔ راجہ صاحب نے ایک سوال کے جواب میں روزنامہ خبریں کے ایڈیٹر ضیاء شاہد صاحب کو بھی مخاطب کیا کہ ان کے اخبار میں قادیان میں دہشت گردوں کی تربیت کے مراکز قائم ہونے کی خبر شائع ہوئی ہے۔ میں حلف اٹھانے کو تیار ہوں کہ یہ بالکل غلط خبر ہے۔ آج تک حکومت نے سینکڑوں دہشت گرد پکڑے ہیں ان میں ایک بھی احمدی نہیں تھا۔ خدارا ملک پر ترس کھائیں۔ مکرم راجہ صاحب نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ہم خود کو بنیاد پرست نہیں کہتے۔ ہم مذہب میں کسی جبر کے قائل نہیں ہیں۔ ہم میثاق مدینہ اور خطبہ حجتہ الوداع کو پیش کرتے ہیں کہ سیاست میں مذہبی تعصب کی کوئی گنجائش نہیں سیاست کو سیکولر ہونا چاہئے۔

مکرم راجہ صاحب کی پریس کانفرنس بڑی بھرپور تھی۔ لاہور کے تمام بڑے اخبارات کے نمائندے' بی بی سی کے نمائندہ' فوٹوگرافرز اور دو بڑی خبررساں ایجنسیوں کے نمائندگان بھی آئے ہوئے تھے۔ مکرم راجہ صاحب نے نہایت رواں دواں لہجے میں اور ضرورت کے مطابق جوش و جذبہ سے معمور ہو کر خطاب کیا اور صحافیوں کے سوالات کے جواب دیئے۔

OOO

بقیہ صفحہ 1

کامل کا نتیجہ اعمال صالح ہوتے ہیں اور یہ ممکن ہی نہیں کہ کسی بات پر انسان ایمان لائے اور پھر اس کے مطابق عمل نہ ہوں. جس کو معلوم ہو کہ یہ زہر کی پڑیا ہے۔ وہ کبھی اسے نہیں کھاتا۔ جس کو معلوم ہو کہ اس بل میں سانپ ہے وہ کبھی اس میں انگلی نہیں ڈالتا۔ اور جس کو معلوم ہو کہ اس جنگل میں شیر ہے وہ ہرگز اس میں نہیں جاتا۔ تو ایمان میں یہ طاقت ہے کہ انسان کو عمل کرنے پر مجبور کر دیتا ہے اور ممکن نہیں کہ ایمان اور یقین ہو۔ اور انسان عمل نہ کرے۔ لوگ اس وقت تک سچے مذہب سے نفرت کرتے ہیں۔ رسولوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی بے قدری کرتے ہیں۔ جب تک انہیں علم اور یقین نہیں ہوتا۔ اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کیسی ارفع و اعلیٰ ہے۔ اس کا فضل کس قدر وسیع ہے۔ اس کے ساتھ وابستگی کیسی دائمی ہے تو ممکن نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ سے بیگانہ رہیں۔ اسی طرح اگر انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں خدا کا رسول ہے اور خدا نے اس کو بھیجا ہے۔ تو ممکن نہیں کہ نہ مانیں۔ پھر جس پر یہ روشن ہو جائے کہ یہ خدا کا (کلام) ہے اور اس پر چلنے سے ہمارا ہی فائدہ ہے۔ تو ممکن نہیں کہ بے قدری کریں۔ یہ ہو سکتا ہے کہ کسی کو دھوکہ لگے اور سمجھے کہ میں ایمان رکھتا ہوں۔ مگر نہ ہو۔ جیسے کسی کے متعلق کہنے کو تو کہہ دیتے ہیں کہ اس سے محبت ہے مگر دراصل نہیں ہوتی اور وقت پر حقیقت کھل جاتی ہے۔ اسی طرح ایک شخص سمجھتا ہے کہ مجھ میں ایمان ہے مگر ایمان نہیں ہوتا' لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ ایمان ہو اور عمل صالح نہ ہوں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جو واقعہ میں ایمان لاتا ہے۔ وہ عمل صالح کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

(از خطبہ 14۔ مارچ 1919ء)

OOO

ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ کے چندہ میں اضافہ

O ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کے خریداران اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں کہ یکم جنوری 1998ء سے ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ کا سالانہ چندہ۔/70 روپے سالانہ اور ماہوار قیمت سات روپے فی پرچہ مقرر کی گئی ہے۔

خریداران و ایجنٹ حضرات سے حسب سابق تعاون کی درخواست ہے۔

(مینجر ماہنامہ خالد و ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

درس کلام الٰہی

O احمدیہ ٹیلی ویژن سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا درس کلام الٰہی 31۔ دسمبر 1997ء سے (جمعہ کے علاوہ) روزانہ ساڑھے چار بجے سے 6 بجے شام تک نشر ہوا کرے گا۔ احباب استفادہ فرمائیں۔

(نظارت اشاعت۔ شعبہ سمعی و بصری)

قربانیوں میں غیر معمولی اضافہ کی ضرورت

O حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

کسی کام کے متعلق یہ قیاس کر لینا کہ یہ نہیں ہو سکتا یہ غلط خیال ہے۔ بلکہ کام کرنے سے پیشتر یہ سوچ لینا چاہئے کہ کیا کام انسانی طاقت کے اندر ہے؟ ایک دفعہ اس امر کے متعلق سوچنے کے بعد کسی وقت یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ یہ نہیں ہو سکتا نہ ہی پھر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھنے کی ضرورت ہو کہ وہ ساتھ شامل ہوتے ہیں یا نہیں۔ ترقی ہمیشہ اس کام سے ہوتی ہے جو کامل وثوق اور یقین سے کیا جائے۔ اور دوسرے کے بھروسے پر نہ کیا جائے۔ (مطالبات تحریک جدید ص 168)

"اب تحریک جدید کے نئے سال کا وقت آ گیا ہے۔ ہماری جماعت کا چندہ پہلے سے ہزاروں گنا بڑھ جانا چاہئے اور اگر آپ ہمت کریں اور (دعوت) کریں تو یقیناً بڑھ جائے گا۔ اگر پہلے ایک لاکھ ہوتا تھا تو اب ایک کروڑ ہونا چاہئے۔ بس میں تحریک کرتا ہوں کہ آپ آئندہ سال تحریک جدید کے لئے اپنے وعدے لکھوائیں اور اپنے شہروں میں جا کر تمام احمدیوں سے لکھوائیں تاکہ تحریک جدید کا چندہ نہ صرف کروڑ بلکہ کروڑوں ہو جائے۔

خدا تعالیٰ آپ کے مالوں میں برکت دے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 29- دسمبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 10 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ نظام کی باقی خرابیاں جلد دور کر دیں گے۔ سازش ختم ہو گئی۔ اب تعمیر و ترقی کا کام زور شور سے ہو گا۔ پانچ برس میں ملکی تقدیر بدل دیں گے۔ وزیر اعظم نے کھلی کچہری سے خطاب کرنے کے علاوہ لوگوں کے مسائل سنے متعدد افراد کی درخواستیں متعلقہ محکموں کے سپرد کیں۔ ایڈہاک لیکچراروں کی مدت ملازمت میں ایک سال کی توسیع کا اعلان کیا اور کہا کہ مستقل کرنے کے لئے پالیسی وضع کی جائے گی۔

○ سپریم کورٹ کے ریٹائرڈ جج جسٹس (ر) عبدالقدیر چوہدری کو مستقل چیف الیکشن کمشنر مقرر کر دیا گیا ہے۔ جسٹس (ر) فخر عالم کے ریٹائرڈ ہونے کے بعد مستقل چیف الیکشن کمشنر کا تقرر نہیں کیا گیا تھا اور مسٹر جسٹس مختار احمد جونیجو کو قائمقام چیف الیکشن کمشنر مقرر کر دیا گیا تھا۔ نئے چیف الیکشن کمشنر کا تقرر تین سال کے لئے کیا گیا ہے۔ جسٹس (ر) عبدالقدیر چوہدری سپریم کورٹ میں جسٹس سجاد علی شاہ سے سینیئر تین جج صاحبان شامل تھے۔ جنہیں نظر انداز کر دیا گیا تھا۔ جسٹس قدیر کو جسٹس سعود جان کی جگہ چیف جسٹس آف پاکستان بنانے کی پیشکش کی گئی تھی لیکن انہوں نے یہ کہہ کر پیش کش ٹھکرا دی تھی کہ ان کا استحقاق نہیں بنتا جس پر جسٹس سجاد چیف جسٹس بن گئے۔

○ نئے مقرر کئے جانے والے چیف الیکشن کمشنر جسٹس (ر) عبدالقدیر چوہدری پنجاب کے ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے۔ لیکن بعد میں بلوچستان میں مستقل قیام پذیر ہو گئے۔ اور کوئٹہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس رہے۔ وہاں سے ترقی کر کے سپریم کورٹ کے جج بنے۔ مارشل لاء کے دوران 1978ء سے 1985ء تک وہ الیکشن کمیشن آف پاکستان کے رکن رہے۔ ڈاکٹر نسیم حسن شاہ کی سربراہی میں سپریم کورٹ کے دس رکنی بنچ جس نے نواز شریف کی حکومت بحال کی تھی کے رکن تھے۔

○ بھارت اور پاکستان دونوں نے ایک دوسرے کے ایک ایک سفارت کار کو نکال دیا ہے۔ ریڈیو تہران کے مطابق گزشتہ چار ماہ کے دوران یہ دوسری بار ہے کہ طرفین نے ایک دوسرے کے سفارتکاروں کو نکالا ہے۔

○ حکومت پنجاب یکم رمضان سے پیک اور کھلے دودھ کی نقل و حمل پر ضلع ٹیکس عائد کر رہی ہے۔ گوالوں کی تنظیموں نے اس کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ اس ٹیکس کے نتیجہ میں تازہ دودھ گھی مکھن آئس کریم سمیت ڈیری فارم کی تمام مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ ہو جائے گا۔

○ 7 فروری کو ہونے والے بلدیاتی الیکشن کے انتظامات کو حتمی شکل دے دی گئی ہے۔ 50 کروڑ کے اخراجات ہوں گے۔ الیکشن شیڈول کا اعلان دو سے سات جنوری تک کر دیا جائے گا۔

○ وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ آصف زرداری کے لئے عدالتی حکم پر عمل ہو گا۔ بنگلہ دیش میں محصور پاکستانیوں کی واپسی کے لئے رابطہ عالم اسلامی کے ٹرسٹ کو دوبارہ فعال بنا دیا گیا ہے۔ محصورین کی ایک کھیپ کو میاں چنوں میں آباد کیا جائے گا۔ لغاری ہوں یا غلام اسحاق کسی کو سیاست میں حصہ لینے سے روکا نہیں جا سکتا۔

○ جسٹس (ر) رفیق تارڑ انتخابی مہم کے سلسلہ میں کوئٹہ پہنچے تو لیگی وزراء اور ارکان اسمبلی نے ان کا استقبال کیا۔ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ سردار اختر مینگل نے ظہرانہ اور نواب اکبر بگٹی نے عشائیہ دیا۔ اور مکمل حمایت کا اعلان کیا۔

○ سابق صدر لغاری "پاکستان لیگ" کے نام سے نئی جماعت بنائیں گے۔ حکومت سے نجات کے لئے مذہبی و سیاسی جماعتوں سے رابطوں کا پروگرام بھی بنا لیا گیا ہے۔

○ فیصل آباد کے بارونق علاقہ پیپلز کالونی چھوٹی ڈی گراؤنڈ میں دہشت گردوں نے سوشل سیکورٹی کے ڈاکٹر سید حسن امام جعفری کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے کہا ہے کہ فوج کی مدد سے تعلیمی انقلاب لائیں گے۔ فوج سے مدد لے رہے ہیں جو کروڑوں روپے کی مدد کے گھپلوں کا سراغ لگانے میں مدد دے گی۔ پنجاب کا سالانہ 27۔ ارب روپے کا تعلیمی بجٹ ہے۔ اس میں درست کتنا استعمال ہو رہا ہے۔ اس کا جائزہ لینا ضروری ہے سکول مینجنگ کمیٹیاں بنائی جائیں گی۔ جن میں اساتذہ' والدین اور علاقہ کے نمائندے شامل ہوں گے۔ اور انہیں سکول چلانے کے اختیارات دیئے جائیں گے۔

○ بی بی سی نے پاکستان کے حالات حاضرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ بیروزگاری کے شعبہ میں پاکستانی خواتین مردوں پر بازی لے گئی ہیں۔ 21 لاکھ گریجوایٹس بیروزگار ہیں۔ جن میں 13 لاکھ خواتین ہیں ایم۔اے' ایم ایس سی پاس کو بھی نوکری نہیں ملتی جن کی تعداد ایک لاکھ ہے۔ پاکستان کے کچھ گھرانے لڑکیوں کو شوقیہ پڑھاتے ہیں۔ لیکن ایک بڑی تعداد معاشی حالات کے ہاتھوں مجبور ہے۔ مناسب قلیل تنخواہ پر پرائیویٹ اداروں میں ملازمت کرتی ہے۔ عدم تحفظ اور سہولتوں کی عدم دستیابی کے باعث خواتین ڈاکٹرز تک گھر بیٹھنے پر مجبور ہیں۔

○ داتا دربار لاہور کے مینجر اور خادماؤں کی سپروائزر نے 16 سالہ لڑکی کو 25 ہزار میں فروخت کر دیا۔ ایڈمنسٹریٹر خالد محمود نے ملزموں کی گرفتاری کا حکم دے دیا ہے۔ گھر سے ناراض ہو کر آنے والی اور دوسری معصوم لڑکیوں کو اغوا کر کے فروخت کرنے والا گروہ پھر سرگرم ہو گیا ہے۔

○ محکمہ داخلہ نے متحدہ علماء محاذ کی زیر نگرانی تمام مذہبی فرقوں کی باہمی رضامندی سے کتابوں کی اشاعت پر پابندی لگا دی ہے 34 کتب ضبط اور اشاعتی اداروں کے خلاف مقدمات کا حکم دیا ہے۔

○ اردو سندھی کے ممتاز شاعر' سکالر اور سندھ یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر شیخ ایاز انتقال کر گئے ہیں۔ وہ شاہ عبداللطیف بھٹائی کے پیروکار تھے۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے بذریعہ فون رحیم یار خان میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ملک کی معاشی تباہی کے ذمہ دار عوام نہیں جاگیردار اور کرپٹ افسر ہیں۔

○ مصر کے بڑے تاریخی مجسمے ابوالہول کی مرمت کا کام جو 1990ء میں شروع ہوا تھا مکمل کر لیا گیا ہے۔ اس کے ایک لاکھ پتھر تبدیل کئے گئے ہیں۔

○ پنجاب پرائس کنٹرول ٹاسک فورس کے چیئرمین پروفیسر سجاد حیدر نے کہا ہے کہ رمضان میں وارڈ کی سطح پر آٹا چھ روپے کلو فروخت ہو گا۔ اتوار بازار میں گھی 41 روپے' مچھلی 55 روپے کلو اور انڈے 36 روپے درجن فروخت ہو رہے ہیں دال چنا 18.50 روپے کلو فروخت ہو گی انہوں نے کہا کہ حکومت نے اشیاء خوردنی رمضان المبارک میں سستا کرنے کے جملہ اقدامات کر لئے ہیں۔

○ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب حنیف رامے نے کہا ہے کہ نواز شریف' بے نظیر اور جتوئی سے زیادہ ٹیکس میری بیوی ادا کرتی ہے دونوں بڑی جماعتوں پر جاگیردار قابض ہیں۔ ملک میں پارٹی لیڈر جس کے گھر ٹھہر جائے سارا خاندان سینٹر بن جاتا ہے۔ جو زیادہ وفادار ہو اسے گورنر بنا دیا جاتا ہے۔ معراج خالد جیسے سادہ شخص کو مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی کے احتساب سے روکا گیا۔

○ امریکہ اسرائیل کو فضا سے زمین پر مار کرنے والے 45 جدید میزائل فراہم کرے گا۔

○ سابق آرمی چیف جنرل (ر) مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ مسلم لیگ اور حلیف جماعتوں کے صدارتی امیدوار جسٹس (ر) رفیق تارڑ کا تعلق جماعت احرار سے ہے جس نے کھل کر پاکستان کی مخالفت کی تھی۔ ان کی سوچ وہی ہو گی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے "دن" چینل کو دیئے گئے ایک انٹرویو میں کیا۔

○ بیشتر علاقوں میں بارش اور برفباری سے سردی میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ دھند کے باعث کوئی جہاز پشاور نہ اتر سکا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق مزید بارش ہو گی۔ گندم کی فصل کے لئے بارش مفید اور کپاس کے لئے نقصان دہ ہے۔ بیشتر علاقوں میں گندم کی بجائی نہیں ہو سکی۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212515 رہائش: 212300

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت
کا با اعتماد ادارہ
ڈالر ایکسچینج
آفس 4-A-6 گیلری ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
فون دفتر: 730288
رہائش: 726524
موبائل: 0300-661524
پروپرائیٹر ملک عبدالصمد

ربوہ میں
ہومیو پیتھک ادویات کا سب سے بڑا اور معیاری ادارہ
کیور ٹو میڈیسن کمپنی
ڈاکٹر راجہ ہومیو (رجسٹرڈ)
گولبازار- ربوہ
771
213156
فیکس: 212299

پیچیدہ اور پرانی امراض قابل علاج ہیں
فرحت کلینک (ہومیو)
راجیکی روڈ ربوہ
766

ہو الشافی
شعبہ تشخیص و تجویز
ہمارے دواخانہ میں تجربہ کار اطبا کرام کی زیر نگرانی تشخیص و تجویز کا سلسلہ جاری ہے اگر آپ یا آپکے کوئی عزیز کسی مرض میں مبتلا ہوں راولپنڈی اور گرد و نواح کے حضرات تسلی بخش علاج کیلئے مطب میں تشریف لائیں اور مفت مشورہ حاصل کریں اور جو حضرات کسی وجہ سے مطب میں نہ آ سکتے ہوں' جوابی لفافہ بھیج کر تشخیص فارم طلب کریں۔
آپ کا خادم
ناظم اعلیٰ
دواخانہ حکیم اجمل خان
ٹرانسفارمر چوک صادق آباد راولپنڈی
فون: 429888